تصنیف

مفسر ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیرات احمدیہ
مفسر	ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	حضرت مولانا مفتی محمد شرف الدین
سال اشاعت	ستمبر 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z 74
قیمت	-/375 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 2630411-021-2212011۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

... میں مذکور مختلف کلمات کے احوال بیان کئے جائیں۔اس کا نام ''علم النحو'' تجویز ہوا۔
... جماعت نے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر کام کیا اور اس میں معجزہ ہونے کی وجوہات کے متعلق بحث و
... کی ترتیب الفاظ میں خوبصورتی اور حسن پر گفتگو کی انہوں اس انداز تحقیق کو''علم البیان'' کہا۔
... گروہ ایسا آیا جس کی نظر میں الفاظ قرآن سے جو مقاصد ہو سکتے ہیں ان تک رسائی کی کوشش کی اور اسکے معانی و
... تعین پر کام کیا انہوں نے اس کا نام ''علم التفسیر'' رکھا۔
... معلوم قرآنیہ میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اس میں موجود مخفی دلائل عقلیہ اور شواہد اصلیہ کو تلاش کیا پھر ان میں سے
... نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت پر دلالت کرنے والی ''علتوں'' کا استنباط کیا جس کا نام ''علم الکلام'' رکھا۔
ایک اور طبقہ نے اس کے کلمات کے خطابات کے معانی و مفہوم میں غور وفکر کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ان میں سے بعض
... '' کا تقاضا کرتے ہیں اور بعض ''خصوص'' کے مقتضی ہیں اور بعض معانی ایسے ہیں کہ جن کی تفہیم کی خاطر اس کلام کو ذکر کیا
... اور کچھ اس انداز سے ہٹ کر کلمات ہیں۔اس قسم کی ابحاث کرنے والے علم کو انہوں نے ''علم الاصول'' کہا۔
اسی طرح ایک اور جماعت نے قرآن کریم کی آیات میں صحیح نظر وفکر کر کے ان میں سے یہ باتیں اخذ کیں کہ کونسی چیز
... لئے حلال ہے اور کونسی حرام ہے۔اس جائز و ناجائز سے بحث کرنے والے علم کو''علم الفقه'' کہا۔

ان تمام ابحاث مختلف اور انواع علوم کے ہونے کے باوجود صاحبان علم وتحقیق ،قرآن کریم کے اسرار و رموز اور اس میں مخفی علوم پر مکمل دسترس حاصل نہ کر سکے اور اس کے بھیدوں پر مطلع نہ ہو سکے۔اگرچہ ان کی محنتوں اور کاوشوں نے قرآن عظیم کے ظاہری مفہوم اور ابتدائی باتوں تک انہیں پہنچا دیا کیونکہ یہ کتاب الٰہی ایسا ناپید کنار سمندر ہے جس کے اندر چھپے موتی انسانی گنتی میں نہیں آسکتے۔اور ایسی عظیم وادی ہے جس میں موجود تمام شکاریات کا شکار ناممکن ہے۔ایسا ہو بھی کیسے؟ جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ''ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دی'' اور فرمایا: وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ''اور کوئی تر اور کوئی خشک چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو'' نیز ارشاد فرمایا: نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ''ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ہر چیز کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے'' لہٰذا کوئی چیز ایسی نہیں جس کا استنباط اور استخراج قرآن کریم سے ناممکن ہو حتیٰ کہ بعض حضرات نے علم ہیئت، علم ہندسہ اور علم نجوم کا قرآن کریم سے استنباط بھی کیا ہے۔اسی طرح علم طب اور اکثر علوم عربیہ کو بھی اس سے مستنبط کیا گیا ہے۔یہاں تک کہ بعض حضرات نے حضور سرور کائنات ﷺ کی عمر شریف یعنی تریسٹھ برس کا استنباط اس آیت کریمہ سے کیا ہے سورۃ المنافقین میں ہے۔یعنی وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا سے وہ اس طرح کہ سورۃ مبارکہ ترتیب کے اعتبار سے تریسٹھویں سورہ ہے۔اور پھر اس کے بعد سورۃ تغابن ہے۔گویا اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں اس افسوس کا ذکر کیا جو اس کے محبوب ﷺ کے وصال شریف پر لوگوں کو ہونا تھا۔ادھر حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی بھی موجود ہے۔فرمایا: جب تمہارے پاس میری طرف سے کوئی حدیث پہنچے تو اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پیش کرو۔اگر وہ کتاب اللہ کے موافق ہو تو اسے قبول کر لو ورنہ رد کر دو۔اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ہر اس بات کی تصدیق موجود ہے۔جو حضرت ختمی مرتبت ﷺ سے

وارد ہوئی۔

علامہ المرسی رضی اللہ عنہ علوم قرآن پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علم ہیئت کا تذکرہ بہت سی سورتوں میں آیا ہے جن میں مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ایسے الفاظ مذکور ہیں اسی طرح عالم بالا اور عالم زیریں اور ان میں پیدا کی گئی مختلف مخلوقات کا تذکرہ ہے۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۝ میں علم ہندسہ ہے۔ علم نجوم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔ وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝ میں ''علم طب'' سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات میں ''علم جبر و مقالہ'' اور سابقہ امتوں و موجودہ امت کی عمر، دنیا کی عمر وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ میں درزیوں کے متعلق علم اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ لوہے کے متعلق علم اصْنَعِ الْفُلْكَ میں لکڑی کے متعلق علم، نَقَضَتْ غَزْلَهَا میں کپڑا بننے کا علم، اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ۝ میں علم زراعت، اسی طرح علم شکار، رنگریزی، کتابت، پکوائی، کھانا پکانا وغیرہ علوم مختلف انداز میں مختلف آیات کے اندر مذکور ہیں۔

علامہ قاضی ابوبکر عربی رضی اللہ عنہ ''قانون التاویل'' نامی تصنیف میں فرماتے ہیں: قرآن کریم کے علوم پچاس، چار سو، سات ہزار اور ستر ہزار ہیں۔ وہ اس طرح کہ قرآن کریم کے ہر کلمہ میں کم از کم چار علوم ہیں۔ کیونکہ ہر کلمہ کا ایک ظاہر، ایک باطن، ایک حد اور ایک انتہا ہے۔ اور یہ علوم اور ہر کلمہ میں چار اعتبار مطلق کلمہ کے اعتبار سے ہیں۔ کلمہ کی ترکیب یا ان کے درمیان روابط کے اعتبار سے ہیں اور اس طرح ان گنت و لاتعداد علوم کا قرآن کریم خزانہ ہے۔ جنہیں اللہ رب العزت کے سوا در حقیقت کوئی نہیں جانتا۔

قرآن کریم کی ظاہری عبارات اور واضح اشارات کے اعتبار سے اگر اس میں موجود جملہ علوم کی بات کی جائے۔ تو حضرت الفقیہ ابو اللیث رضی اللہ عنہ کے بقول وہ سات علم ہیں: ۱۔ زمانہ ماضی سے تعلق رکھنے والے قصہ جات ۲۔ آنے والے زمانہ کی وعدہ و وعید پر مبنی خبریں ۳۔ مثالیں ۴۔ وعظ و نصیحت کی باتیں ۵۔ شرعی احکام ۶۔ جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے ۷۔ جن کے نہ کرنے کا حکم ہے۔

۱۔ زمانہ ماضی سے تعلق رکھنے والے قصہ جات

اس میں کائنات کی ابتدائی تخلیق، آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش، تحت الثریٰ کی بات، جن و انسان کا پیدا کرنا اور پھر انہیں مختلف ملتوں اور ادیان میں بانٹنا، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آپ کے بعد تشریف لانے والے حضرات انبیائے کرام کی پیدائش کا ذکر یعنی حضرات ادریس، نوح، ہود، صالح، لوط، ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، یعقوب، یوسف اور ان کے بھائی، ذوالکفل یعنی یوشع، شعیب، موسیٰ، ہارون، الیسع، الیاس، ذوالنون یعنی یونس، عزیر، داؤد، سلیمان، ایوب، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تو اسمائے گرامی مذکور ہوئے اور حضرات اشمویل، شمعون، خضر اور حزقیل علیہم السلام کا ذکر ان کے اسماء کے بغیر کیا گیا۔ حضرت انبیائے کرام کے علاوہ دیگر لوگوں میں سے اصحاب فیل، اصحاب کہف، اصحاب الرس، قوم تبع، یاجوج، ماجوج، اصحاب قبائل میں سے عاد اور ثمود اور عورتوں میں سے مریم، زلیخا، بلقیس، فرعون کی بیوی، نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیوی کا تذکرہ ہے۔ مردوں میں سے نمرود، شداد، جالوت، بخت نصر، فرعون، ہامان،